بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Part 3 کیمیائے سعادت حصہ سوم

نئی فصل:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کیمیائے سعادت کی نئی فصل میں دل کے عجائبات بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عالم قلب کے عجائبات کی انتہا ہی نہیں ہے اور دل کے معاملات میں پل پل دنیا بدلتی ہے۔ دل کی فضیلت انہی عجائبات کی وجہ سے ہے کہ پوشیدہ اور strange چیزیں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

دل کی یہ فضیلت علم کی وجہ سے ہے۔ اس علم کے پانچ دروازے ہیں جو دل کی طرف جاتے ہیں۔ یہ حواس خمسہ ہیں یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی حس۔ عالم محسوسات یعنی State of feeling میں ان پانچ حواس کا رابطہ براہ راست دل سے ہوجاتا ہے۔ اسی قوت کی وجہ سے اولیاء اللہ کا علم جو اللہ رب العزت اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے انہیں عطا فرماتا ہے۔ اس کی بدولت اولیاء کرام چھپی ہوئی چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ سرکشی قوتوں پر قابو پالیتے ہیں۔ عالم ملکوت یعنی عالم روحانی کی طرف بھی روح کی کھڑکی کھلتی ہے۔ عام لوگ صرف عالم جسمانی کو محسوس کرتے ہیں۔ اللہ کی معرفت حاصل کرنے والے بندے عالم روحانی کی سیر کرتے ہیں۔

خواب کی حقیقت:

دل آئینے کی طرح ہے۔ لوح محفوظ میں تمام عالم موجودات کی تصویریں موجود ہیں۔ اللہ والا جب اپنا دل اور توجہ لوح محفوظ کی طرف کرتا ہے تو لوح محفوظ میں موجود چیزوں کا عکس اس کے دل کے آئینے پر اتر آتا ہے۔ نیند میں صرف خیال باقی رہتا ہے حواس منقطع ہوجاتے ہیں۔ موت کے بعد نہ خیال باقی رہتا ہے نہ حواس۔ مردہ عالم حسیات سے کٹ گیا۔ امام غزالی رح موت اور نیند اور خواب کا فلسفہ بیان فرماتے ہیں۔ اللہ والوں کے خواب سچے ہوتے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ہ
"ہم نے تجھ سے تیرا پردہ ہٹا دیا تو تیری نگاہ آج بہت تیز ہے"
ایک مومن کا جواب کیا ہونا چاہیے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں
بتا دیا " اے رب ہم نے دیکھ لیا سن لیا۔ اب ہم کو پھر بھیج کہ
ہم کریں بھلائی۔ ہم کو یقین آگیا۔" اس آیت کا پس منظر تو
کفار کا جواب ہے کہ جب انھوں نے روز محشر عذاب جہنم کا نظارہ کیا۔
مگر ہم مسلمانوں کے لئے اس آیت مبارکہ میں بہترین تربیت ہے کہ اس
عطا کردہ زندگی کو غنیمت جان کر آخرت کی ابدی زندگی کی پوری
تیاری کریں۔

عالم ملکوت کی طرف دل کی کھڑکی کھلتی ہے۔ عالم روحانی میں
احساسات کے ذریعے الہامی خیالات اللہ والوں کے دلوں پر منکشف
ہوتے ہیں۔ بہترین عبادت اور ریاضت اور مرشد کامل کی رہنمائی
کے سایہ اگر کوئی کوشش کرے تو جاگتے میں ہی اس کے دل کی کھڑکی
کھلی رہے گی۔ وہ پیغمبروں اور فرشتوں کو دیکھے گا اور ان سے
مدد پائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" دکھائی گئی مجھ کو
ساری زمین کہ میں نے دیکھا تمام مشرقوں کو اور مغربوں کو۔" حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دلیل ہے۔
والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رض فرماتی ہیں کہ حضورؐ کی پیدائش پر میں نے
ایسی روشنی دیکھی جس میں مجھے دور دراز کے مناظر صاف نظر آئے۔

قرآن پاک میں آتا ہے کہ سب سے تعلق توڑ کر اپنے آپ کو اللہ کے اختیار
میں دے دے۔ اللہ سب کام درست کر دے گا۔ "وہی مالک ہے مشرق
اور مغرب کا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔" جب بندے نے اللہ کو
اپنا وکیل و کارساز مان لیا تو یہ اس کے لئے کافی ہے۔ وہ باقی
لوگوں سے بے نیاز ہوگیا۔ یہ اس وقت ممکن ہے جب خلق کی تمنا اور
دنیا کی طلب سے دل صاف ہو۔ دنیا کو عارضی سرائے خانہ سمجھے
اپنی ابدی destination منزل کی طرف پوری توجہ ہو۔

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ گنہگار وہ ہے جسے غلطی کا احساس نہ ہو۔ جسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے وہ اللہ والا ہے۔

قرآن پاک میں ہے لا تقنطو من رحمۃ اللہ

(اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو)

انسان سے غلطی شیطان کراتا ہے۔ جب انسان اپنی غلطی اور گناہ پر نادم ہوتا ہے۔ اللہ تعالی سے معافی طلب کرتا ہے تو وہ اللہ تعالی کی معرفت کے راستے پر چل پڑتا ہے۔

نئی فصل: اے عزیز یہ گمان نہ کرنا کہ اللہ کی معرفت کا جوہر حاصل کرنا صرف پیغمبروں اور ولیوں کے لئے خاص ہے۔ ہر انسان کو اللہ نے یہ صلاحیت اور خاصیت بخشی ہے کہ وہ عبادت اور ریاضت کے ذریعے معرفت کی بلندی تک پہنچے اور پوشیدہ چیزوں کو دیکھے۔ جس طرح لوہے کی فطرت ہے کہ آئینہ بنتا ہے اور اس میں چیزیں نظر آتی ہیں لیکن اگر لوہے کو زنگ لگ جائے تو یہ ایک عنصر اور بیکار چیز ہے۔ اس طرح دل کے آئینے کو بھی زنگ لگنے سے بچانا ضروری ہے۔ غصہ، تکبر، بے صبری، غیر دیانت داری، جھوٹ چغلی وغیرہ جیسے اوصاف رزیلہ انسان کے دل کو زنگ آلود کر دیتے ہیں اور اسے آئینہ بننے نہیں دیتے کہ آئینہ بننے کے لئے شفاف clear ہونا شرط ہے۔

ہر بچہ دین فطرت پر یعنی مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ پھر اسے اس کے والدین مجوسی اور نصرانی بناتے ہیں۔ خدا کی معرفت بھی ہر انسان کی فطرت میں ہے۔ اس کے اردگرد کا ماحول اور اس کی تربیت اور اس کا اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا اسے اس سے دور لے جاتا ہے۔ ایک مرشد کامل مل جائے تو اس کی شاگردی میں انسان معرفت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ بندے کی اپنی قابلیت، ریاضت، مجاہدے کے ساتھ مرشد کامل کی دعاؤں سے کام آسان ہوتے

چلے جاتے ہیں۔ بے شک ان سب کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ کی مدد و نصرت اور نگاہِ کرم اولین اہمیت کی حامل ہے۔

بقول امام غزالی منزلیں اصل میں آفاقی و آسمانی ہیں۔ اللہ جسے چاہے عطا کر دے۔ رب کریم کی رضا و عنایت کے بعد مرشد کی دعائیں اور تربیت کے باعث انسان معرفت اور تصوف کی عالی شان منزل تک پہنچ جاتا ہے۔

نئی فصل: آدمی کا دل بھی فرشتوں کی طرح ہے۔ جس طرح فرشتے اللہ کے حکم سے پانی برساتے ہیں اور ہوا چلاتے ہیں۔ فرشتوں کا گروہ ہر کام پر مقرر ہے۔ اسی طرح آدمی کے جسم میں دل کی حکومت چلتی ہے دل حکم دیتا ہے تو خواہش پیدا ہوتی ہے اور اس حکم کی تابعداری میں جسم کے اعضاء حرکت میں آجاتے ہیں۔ دل حکم دیتا ہے تو بدن عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ والوں کے دل اپنے بدن کو خیر کے سوا کسی عمل کا حکم نہیں دیتے۔ ان کے دل کے آئینے میں لوح محفوظ میں مسطور تصویروں اور تحریروں کی تشبیہات اترتی رہتی ہیں۔ اس طرح وہ اپنے دل میں جھانک کر تمام کائنات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں

اولیاء اللہ کی شان یہ ہے کہ اگر ان کی نگاہ شیر پر پڑ جائے تو شیر مطیع و فرمانبردار ہو جائے۔ اللہ والے درندوں پر سواری کرتے تھے اور تمام مخلوقات ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ کسی بیمار کی طرف وہ توجہ کرے تو بیمار شفا پائے۔ اگر اللہ والا چاہے کہ بارش ہو جائے تو اللہ رب العزت فی الفور اس کی خواہش پوری کر دے۔ اگر کسی شخص سے ملنے کی خواہش ہو تو وہ شخص خود فوراً ملنے چلا آئے۔ یہ طاقت اگر نیک کاموں پر استعمال ہو تو وہ شخص ولی ہے اور اگر یہ طاقت غلط کاموں میں استعمال ہو تو وہ جادوگر ہے۔ جادوگر کے پاس شیطان کی طاقت ہوتی ہے جو اس کے غلط کاموں میں اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے اور شیطان کے چیلے خبیث جن جادوگر کے تابع ہوتے

ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں ۔ یہ جادو ہے جو حرام ہے ۔

نظر بد برحق ہے ۔ حسد کرنے والے کی بھی نظر لگتی ہے اور اس کا اثر ہوتا ہے ۔ بُری نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں ڈال دیتی ہے ۔ حاسدوں کے حسد سے ، جادو اور بُری نظر کے شر سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے ۔

ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کے دل صاف شفاف رہتے ہیں ۔ ہر طرح کی غلاظت اور دھندلاہٹ سے پاک رہتے ہیں ۔ پھر ایک دن وہ مقام آجاتا ہے کہ دل آئینہ بن جاتا ہے اور لوح محفوظ پر لکھی تحریروں کا عکس اس کے دل کے آئینے پر اتر آتا ہے ۔ یہ دل کی معراج ہے ۔ جس طرح ہم کمپیوٹر جیسی بظاہر ایک بے جان مشین کے سامنے بیٹھے ایک پاس ورڈ password ڈال کر ایک حیرت انگیز دنیا کے اندر داخل ہوجاتے ہیں ۔ انٹرنیٹ پر دور دراز کے لوگوں سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں ۔ دور دراز وقوع پذیر ہونے والے واقعات ہمارے سامنے پل بھر میں آجاتے ہیں ۔

اسی طرح ولی اللہ ریاضت کے پاس ورڈ کی بدولت عالم عجائبات سے رابطہ استوار کر لیتا ہے ۔ کائنات میں دور دراز رونما ہونے والے واقعات دیکھتا رہتا ہے ۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جس طرح ہماری عبادت قبول نہیں جب تک اللہ کی عنایت شامل نہ ہو ۔ اسی طرح یہ مرتبہ نہیں مل سکتا جب تک کہ اللہ کی رضا شامل نہ ہو ۔ انکشافات کے درجات ہوتے ہیں اور ان درجات کو پانے کے لئے اللہ کی رضا کے بعد مرشد کامل کی نگاہِ عنایت ضروری ہے ۔

معراج کی شب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک تعالیٰ کا دیدار فرمایا ۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے فقط رب تعالیٰ سے کلام فرمایا ۔ باقی انبیاء کرام کو نہ دیدار ملا نہ کلام — مگر اس سے باقی انبیاء کرام کے رتبوں پر کوئی فرق نہ پڑا ۔

خلاصہ یہ کہ جس نے عالم عجائبات کی سیر نہ کی اور پوشیدہ چیزوں کو نہ دیکھا وہ بھی اللہ کا ولی یعنی دوست ہے اگر اس کے دل میں اللہ کی معرفت کی طلب ہے ۔

نازیہ آکبانی ۔ ہوسٹن